دو فتوے

قرآن حکیم کو بازیچۂ اغراض مت بناؤ

صرف اپنے مطلب کی یکطرفہ آیات کو پیش کر دینا تحریف کلام اللہ ہے

شیخ مشیت اللہ صاحب شاد سہارنپوری کے دو ورقہ کا جواب

شیخ مشیت اللہ صاحب شاد سہارنپور کے کوئی صاحب ہیں انکے نام ایک دو ورقہ پمفلٹ شائع ہوا تھا جس میں قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیات کو جمع کیا گیا تھا اور حضرت مولانا آزاد اور حضرت مولانا مدنی مدظلہما کو مخاطب کر کے انتہا درجہ توہین آمیز انداز میں معاذ اللہ ان بزرگوں کو وہ سب کچھ کہا گیا تھا جسکا نقل کرنا بھی ایک علم دوست انصاف پسند اور دیندار مسلمان کیلئے تکلیف دہ ہے۔

کسی ایک رخ سے متعلق قرآن پاک کی آیات کو پیش کر کے دوسرے رخ پر پردہ ڈالدینا اور قرآن حکیم کے سچے متبعین کو برا بھلا کہنا بالکل وہی مثال کھتا ہے کہ آیہ کریمہ کے ایک جز ولا تقربوا الصلوٰۃ (نماز کے پاس مت جاؤ) کو پیش کر کے نماز پڑھنے والوں پر طعن کیا اور ان کو کتاب اللہ شریف اور احکام الٰہیہ سے منحرف قرار دیا جائے۔ اس قسم کی آیات کو کسی صاحب نے ایک مکتوب میں جمع کر کے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد سے استفسار کیا تھا۔ مولانا آزاد نے اس کا جو جواب صادر فرمایا تھا۔ وہ مدینہ، زمزم وغیرہ جملہ آزاد خیال اخبارات میں شائع ہو چکا تھا۔ ہم نے مشیت اللہ صاحب کے اس دو ورقہ پمفلٹ کے بعد بھی مولانا آزاد

کے جواب کو کافی سمجھ کر یہ خیال کیا تھا کہ مسلمان مشیت اللہ صاحب کی اس تحریر کا جواب خود سوچ لینگے۔ چنانچہ تحریر جواب کی طرف توجہ نہ کی گئی لیکن متعدد دوستوں کے خطوط اور پیغامات سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی خواہش ہے کہ مشیت اللہ صاحب کے دو ورقہ کا جواب بھی تحریر کیا جائے لہذا ایک عدد جواب اس دو ورقہ سے متعلق مشیت اللہ صاحب کی خدمت میں پیش ہے۔ مشیت اللہ صاحب اس کو اپنے دوسرے مخاطب یعنی حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی کی جانب سے تصور کریں اور اس کا یقین رکھیں کہ اس قسم کے غلط استدلالات سے ناواقف مسلمانوں کو تو شک اور تذبذب میں ڈالا جا سکتا ہے مگر (معاذ اللہ) اس ذات کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا جس کا یہ کلام ہے اور جس نے اسکے تحفظ کا مکمل وعدہ فرمایا ہے اور جس کی بارگاہ میں ایک روز حاضر ہو کر اپنے تمام اعمال افعال کی جوابدہی کرنی ہو گی فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔ اگر مشیت اللہ صاحب صرف ایک رخ کی آیات کو پیش کرتے ہوئے غیر مسلموں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ جبر، قہر، تشدد اور غلظت کا بھیانک نقشہ پیش کر کے معاذ اللہ تعلیمات اسلام کو بدنام اور رسوا کرنے کی فکر میں ہیں تو دنیا میں وہ محافظ ملت حامیان دین، عاشقان کلام اللہ اور محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہیں۔ جو قرآن پاک کے نرم اور گرم ہر ایک رخ کو بخوبی اور خوب جانتے ہیں کہ اعلان خداوندی کے بموجب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں پر رحم کرنے کیلئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا ہے۔ جس طرح شدت اور سختی کے موقعہ پر سختی کا حکم ہے اسی طرح موقعہ بر موقعہ نرمی، ملاطفت، رواداری اور حسن سلوک کی تعلیم دیکر معاملہ کے دونوں پہلوؤں کو مکمل کر دیا گیا ہے اور دین متین کی تعلیم کو ادھورا نہیں چھوڑا گیا۔

اس موقعہ پر مشیت اللہ صاحب کے اس پمفلٹ کی آیات کو نقل کرنا سراسر طوالت ہے تاہم ان آیات کا حوالہ دیدینا مناسب ہوگا۔ تاکہ اعتراض کا رخ بھی سامنے آجائے

و اہل انصاف کیلئے فیصلہ کرنے میں سہولت۔

آیات

لایتخذ المومنون (تا) شیئ	سورہ آل عمران - رکوع	۳
یاایہاالذین امنوا (تا) تعقلون	" " "	۱۲
ھاانتم ھولاء تحبونھم ولا یحبونکم	" " "	۱۱
یاایہاالذین امنوا (تا) خیرالناصرین	" " "	۱۶
ماکان اللہ لیذر المومنین الخ	" " "	۱۸

تنبیہ:- سورہ آل عمران کی ابتدائی آیات کا تعلق یہودیوں اور عیسائیوں سے ہے اور بعض غزوہ احد کے واقعہ سے متعلق ہیں۔

ودوالوتکفرون کما کفروا۔ الآیۃ	سورہ نساء رکوع	۱۲
بشرالمنافقین (تا) فان العزۃ للہ جمیعا	" "	۲۱
یاایہاالذین امنوالاتتخذواالکافرین (تا) سلطانامبینا	" "	۲۱
بعضھم اولیاء بعض (تا) منھم	سورۃ المائدہ رکوع	۸
تری کثیرامنھم (تا) خالدون	" " "	۱۱
ان الذین کفروا (تا) یغلبون	" انفال "	۴
واما تخافن من قوم (تا) علی سواء	" " "	۷
ان الذین کفروا (تا) لایؤمنون	" بقرہ "	۱

جواب

جناب مشیت اللہ صاحب آپ کو شاید آیتیں یاد رہ گئیں اور اپنی حیثیت آپکو یاد نہیں رہی۔ اسی انداز کے بیانات زمانہ تحریک خلافت میں جبکہ ترک موالاۃ کی اسکیم جاری

کی گئی تھی۔ خانقاہ تھانہ بھون اور امن سبھا کے پلیٹ فارم سے شائع ہوا کرتے تھے۔ مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی اور مولانا حبیب احمد صاحب کیرانوی اور دوسرے ان کے ہم خیال حضرات ایسے مضامین اور رسالے انگریزوں اور گورنمنٹ سے موالاۃ کے جائز' بلکہ ضروری ہونے کیلئے بار بار مدتوں تک شائع فرماتے رہے ہیں۔

خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء نے انھیں آیتوں کو جو کہ مشیت اللہ نے اس دو ورقہ میں ذکر فرمائی ہیں' انگریزی حکومت سے موالاۃ ممنوع ہونیکے لئے پیش کیا اور کہا کہ اسمبلیوں اور کونسلوں' ڈسٹرکٹ بورڈوں' میونسپلٹیوں' فوجوں' پولیس اور دیگر ادارات حکومت میں جانا چھوڑ دینا چاہئے۔ ان سب میں اس سب سے بڑے دشمن اسلام کی دوستی یا مدد ہے تو خانقاہ تھانہ بھون اور مذکورہ بالا حضرات کے جوابات اس کے رد میں بڑے شد ومد سے نکالے گئے اور فرمایا گیا کہ ان آیات میں کافروں سے موالاۃ کو منع کیا گیا ہے اور موالات دوستی اور محبت کا نام ہے جو کہ دل سے ہوتی ہے وہ ہر کافر سے حرام ہے اور جن چیزوں کو تم فتویٰ ترک موالاۃ میں منع کرتے ہو وہ معاملات اور تعلقات ہیں وہ موالاۃ یا اس کے افراد میں سے نہیں ہیں۔ اسلئے تمہاری تفسیر غلط ہے اور وہ ناجائز نہیں ہیں۔

ہم وہی جوابات مشیت اللہ صاحب اور انکے ہمنوا لیگیوں کے سامنے آج پیش کرتے ہوئے اگر یہ کہیں کہ حضور آپ غلط سمجھے ہیں موالاۃ تو دلی دوستی، اور محبت کو کہتے ہیں ہم ہندوؤں کے ساتھ کانگریس میں شریک ہیں یہ شرکت از قسم معاملات و تعلقات ہے اسکو ان آیتوں میں منع نہیں کیا گیا۔ ہم ہندوؤں سے دلی محبت نہیں رکھتے تو کیا ہم حق بجانب نہ ہونگے۔

آج اسی قسم کے بیانات لیگ کے پلیٹ فارم سے شائع کئے جارہے ہیں۔ ان کے جوابات اس زمانہ میں اہل حق کی طرف سے اجمالی اور تفصیلی متعدد عنوانوں سے

شائع کئے گئے تھے۔ چنانچہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی نے ایک رسالہ اس زمانہ میں "ترک موالاۃ اور خانقاہ تھانہ بھون" کے عنوان سے تحریر فرمایا تھا جسمیں مولانا ظفر احمد صاحب کی غلطی خود حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اور فتاوی سے دکھلائی گئی تھی ممکن ہے کہ اسکے نسخے وہاں موجود ہوں۔

اگر مشیت اللہ صاحب انکو دیکھ لیتے تو یقیناً اس خامہ فرسائی کی ضرورت پیش نہ آتی۔

مشیت اللہ صاحب سہارنپور میں کوئی مشہور صاحب علم و صاحب قلم نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دوسرے صاحب اس پردۂ زنگاری میں کام کر رہے ہیں۔ بہرحال صاحب بھی مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہوئے آنکھوں میں دھول ڈال رہے ہوں انکے دجل فریب کو زائل کرنا ضروری سمجھ کر ہم یہ مختصر عرض پیش کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

اس بیان میں موصوف نے آیات قرآنیہ پیش کرتے ہوئے کانگریس اور جمعیۃ العلماء سے نفرت دلانے اور مسلم لیگ کی طرف ترغیب میں بزعم خود آسمان کے تارے توڑلئے ہیں مگر مشیت اللہ صاحب کو جوش میں یہ خبر نہیں رہی کہ وہ لیگ کے پیروں میں کلہاڑے مار کر اسکو فنا کر رہے ہیں۔ ہم مشیت اللہ صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ حضرت والا اگر آن آیات کے معنی وہی ہیں جو آپ بتلا رہے ہیں تو انگریزوں سے موالاۃ (جس پر لیگ کا عمل ہوا اور رہا ہے) کیوں جائز اور فرض ہو گئی۔ کیا انگریز کافر نہیں ہیں۔ کیا جو آیات آپنے اس دو ورقہ میں پیش فرمائی ہیں اور ان سے بندوں سے موالاۃ کا حرام ہونا اور انکے کافر ہونیکی بناء پر بزعم خود ثابت کیا ہے تو کیا انگریز انکے مصداق نہیں ہیں۔ کیا وہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ کیا یہ آپ کی پیش کردہ آیات انکے حق میں منسوخ ہو گئی ہیں اور کیا لیگ انگریزوں اور بالخصوص وائسرائے سابق لارڈ لنلتھگو سے خفیہ ساز باز نہیں رکھتی رہی۔ اسکو راز داں نہیں

بتلایا اور موجودہ والسرائے کو اس نے شملہ میں اپنی دعوت نہیں دی (دیکھو مدینہ بجنور ۵۲
جلد نمبر ۳۴ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۴۵ء) اور کیا آپ ان آیات کو بھول گئے ہیں جن میں یہود
ونصاریٰ کی موالاۃ کو خصوصیت اور تصریح کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔ کیا وہ آیات منسوخ
ہو گئی ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ قرآن شریف میں مندرجہ ذیل آیت بھی موجود ہے
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اَوْلِیَاءَ بَعْضُهُمْ
اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ
الظَّالِمِیْنَ (اے ایمان والو یہود اور نصاریٰ کو دوست مت بناؤ۔ وہ آپس میں ایک
دوسرے کے دلی اور دوست ہیں اور تم میں جو ان سے دوستی کریگا وہ انھیں میں سے ہے
بیشک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ
یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كَافِرِیْنَ الآیۃ (اے ایمان والو۔ اگر تم کسی فریق کی اہل
کتاب میں اطاعت اور فرمانبرداری کروگے تو وہ تم کو ایمان کے بعد کفر کی طرف
لوٹا دینگے) آپ نے ان آیات کے ساتھ ان آیات کو بھی کیوں نہیں ذکر فرمایا۔
بلکہ اوپر کا حصہ جس میں یہود ونصاریٰ کا ذکر ہے حذف کر کے بعد کا حصہ بَعْضُهُمْ
اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَتَوَلَّهُمْ الخ ذکر فرمایا کیا یہ صریح دھوکہ دہی نہیں ہے۔ کیا
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ والی مثال اس پر چسپاں نہیں ہوتی۔ کیا لیگ وزارتوں کے لئے
اسمبلیوں اور کونسلوں کی سیٹوں پر فائز ہونے کیلئے ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹیوں
کی چیرمینی، ممبری، اور عہدوں وغیرہ پر قبضہ کرنے کیلئے جان توڑ کوششیں دن و
رات نہیں کر رہی ہے۔ کیا یہ انگریزوں (نصاریٰ) سے موالاۃ نہیں ہے۔ کیا

برطانوی شہنشاہیت کے کیل و پرزے بن کر اسکی مشنری کو چلانے کیلئے لیگی حضرات ہر وقت بے چین و بے قرار نہیں ہیں اور کیا یہ موالاۃ نہیں ہے۔ (دیکھو بیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۲) کیا دو مرتبہ لیگ کا جو منیدار ۲۵ رمارچ ۱۹۴۱ء میں صفحہ ۲ کالم ۵ میں کھینچا گیا ہے۔ اس پر روشنی نہیں ڈالتا۔ مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔

"ہم مسلم لیگی بھی اس ملک کی دوسری جماعتوں کی طرح برطانیہ ہی کی فتح چاہتے ہیں۔ ہم انگلستان کو مظفر و منصور دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم صدیوں سے برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور اسکا رویہ خواہ کتنا ہی سخت و تند کیوں نہ ہو۔ اسکے قوانین کتنے ہی مطلق العنانہ کیوں نہ ہوں پھر بھی ہم تو اسکے ساتھ رہتے آئے ہیں"

صفحہ ۷ کالم ۸ میں لکھتے ہیں۔

"مسلم لیگ ایسے وقت میں برطانیہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی جبکہ وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہے اور نہ فوجی بھرتی میں رکاوٹ بننا چاہتی ہے اور نہ اس نے سول نافرمانی کا حربہ استعمال کیا۔ بلکہ وہ غیر جانبدار ہے۔ اگرچہ اسکی غیر جانبداری بھی جارحانہ رنگ کی نہیں ہے۔ اس نے کچھ ارکان کو اجازت دیدی ہے کہ اگر وہ چاہیں تو برطانیہ کی مصیبت کے وقت میں کام آسکتے ہیں۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے جو پنجاب مسلم لیگ کے ایک سربرآوردہ رکن ہیں اتنی زبردست فوجی امداد کی ہے کہ جس کی مقدرت کسی اور شخص کو نہیں ہو سکتی"

صفحہ ۸ کالم ۱ میں فرماتے ہیں۔

"اور ہم ہندی مسلمان بھی (خواہ ماضی میں ہمیں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ رہا ہو) انگریزوں کے ساتھ ہیں اور اس وقت بھی ہم تمہاری امداد کرنا چاہتے ہیں"۔

کیا یہ عبارتیں لیگ کی انگریزوں کے ساتھ ہر قسم کی موالاۃ (یعنی وطنی محبت) پر دلالت

نہیں کرتیں۔ دلی دوستی، مناصرۃ اور امداد، تعلقات محبت و تعاون سب کے سب کیا
لیگ اور انگریزوں میں ثابت نہیں ہوتے۔ کیا مشیت اللہ صاحب موصوف بتائینگے
برطانیہ جیسا کافر حربی محارب جس نے عالم اسلام کو فنا کرنے، مقامات مقدس کو روندکر
کچل ڈالنے، ہندوستان میں اسلامی طاقتوں کو فنا کر دینے افواج و اموال و حکومات
اسلامیہ کو اندرون ہندوستان و بیرون ہندوستان ٹرکی شام فلسطین عراق مصر
سوڈان شمالی لینڈ، جناق قلعہ، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، طائف وغیرہ میں دو سو برس
سے برباد کرنیکی پالیسی جاری کر رکھی ہے۔ اور آج بھی اسکی فوجیں فلسطین، شام،
عراق، ایران میں مسلمانوں کو طرح طرح کے مصائب میں مبتلا کئے ہوئے ہیں اور آئندہ
کیلئے بھی اسکے پاس طاقت عظیم اور بے پناہ شوکت و حشمت موجود ہے۔ اسکے ساتھ
موالاۃ و اعانت جائز اور صحیح ہے بلکہ واجب ہے اور ہندوؤں سے موالاۃ جو کہ ایک
ہزار برس سے مسلمانوں کے ذمی اور رعایا تھے اور پھر مسلمانوں کے ساتھ ساتھ
(ایک ہی وقت میں) برطانیہ کے غلام اور رعایا بن گئے وہ آج مسلمانوں ہی طرح بے دست
و پا ہیں۔ انکے پاس نہ فوجیں ہیں نہ ہتھیار، نہ حکومت ہے نہ سامان حرب اور گرفتار
غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے مسلمانوں ہی طرح دم توڑ رہے ہیں اور وہ کانگریس
(جو کہ تمام ہندوستانیوں کی خواہ وہ کسی نسل اور مذہب سے ساتھ تعلق رکھتے ہوں آزادی
خواہ جماعت ہے) حرام اور ممنوع ہے۔ کیا شریعت اسلامیہ میں ہر کافر کا حکم ایک ہی
ہے۔ کیا حربی اور ذمی، مسالم اور محارب، مستامن اور غیر مستامن سب کے احکام ایک
ہی ہیں۔ وہ کفار جن سے موالاۃ ظاہری نہ کرنے میں کسی مضرت کا اندیشہ نہ ہو۔ اور
وہ کفار جن سے موالاۃ نہ کرنے میں قوی اور یقینی اندیشہ ہو اور وہ کفار جن سے موالاۃ کرنے میں
انکی ہدایت اور اصلاح کی امید ہو اور وہ کفار جن سے ہدایت کی امید نہ ہو اور جہاں

ہونے والا کافر اور غیر ذمی جو بھی غیر مسلم ہو وہ سب کے سب ایک ہی لاٹھی سے ہانکے جائیں گے۔ ذرا تتمہ امداد الفتاوی جلد ۴ ص ۱۸ اور بیان القرآن جلد دوم ص ۱۱۱ ملاحظہ فرمائیے۔ کیا محارب حربی کا حکم تمام کافروں سے سخت اور شدید نہیں ہے جیسکے مصداق ان دنوں انگریز ہیں اور ذمی کافروں کے احکام تمام کافروں کے احکام سے نرم نہیں ہیں اور کیا مولانا تھانوی ہندوؤں کے حکم کو ذمیوں کے مثل نہیں بتاتے دیکھو تتمہ امداد الفتاوی جلد چہارم ص ۵۔ کیا آپ کی نظر سے آیت لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (اللہ تعالیٰ تم کو ان کافروں کے بھلائی اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہ کی ہو اور تم کو تمہارے گھر بار سے نکالا ہو اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔) نہیں گذری؟

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ (اور اگر کافر لوگ تم سے صلح کرنے پر مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرو وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ یہ لوگ دھوکہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں تو پرواہ مت کرو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہے۔)

کیا آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملات صلح حدیبیہ، صلح یہود صلح قبائل مشرکین صلح نصاریٰ نجران وغیرہ کے معلوم نہیں کیا آپ نے اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ۔ (تم مشرکین سے برات

کا اعلان کر دو۔ مگر وہ مشرک جن سے تم نے عہد و پیمان کیا ہو اور انھوں نے اپنے عہود میں کمی نہ کی ہو۔ اور نہ تمہارے دشمنوں کی مدد کی ہو۔ تو تم ان سے ان کے عہد کو جس مدت تک کیا گیا ہو پورا کرو۔) قرآن میں نہیں دیکھا۔ کیا آپ نے کانگریس کے فنڈامنٹل کو نہیں دیکھا۔ کیا اس کی دفعات آپس کے مسلمانوں اور ہندؤوں کے عہود نہیں ہیں۔ کیا سنہ ۱۹۱۶ء میں مسلم لیگ نے کانگریس سے پیکٹ اور عہد نہیں نہیں کیا تھا۔ جس کو میثاق ملی کے نام سے شہرت دی گئی۔ کیا کانگریس نے آپ کے اس میثاق ملی کو توڑ دیا۔ اور جب کہ ہر ریزولیوشن کثرت آراء سے پاس ہونیکا اصول مسلم ہے تو کیا لیگ نے پنجاب اور بنگال کی سیٹوں کو آبادی سے گھٹا کر اکثریت کو اقلیت میں نہیں بدلا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ صریح غداری نہیں کی۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ یہی لیگی سنہ ۱۹۳۱ء کی گول میز کانفرنس میں اقلیتوں کے وہ شرمناک معاہدہ جس کو اقلیتوں کا معاہدہ کہتے ہیں کر کے نہیں آئے جو کہ صریح غداری تھی اور کیا لیگ نے کمیونل اوارڈ تسلیم کر کے مسلمانوں کے ساتھ پنجاب اور بنگال میں کھلی غداری نہیں کی۔ جس میں مسلمانوں کو بنگال میں ۴۷ ½ اور پنجاب میں ۴۹ فیصدی کر دیا گیا۔ غور کیجئے غدار کون ہے۔ کیا مشیت اللہ صاحب روزانہ قرض کے تجارت کے زراعت کے اور لین دین کے زمینداریوں اور صنعت و حرفت وغیرہ کے معاملات ہندوؤں کے ساتھ ہوتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ کیا تمام ادارات زندگانی اور تمام ملازمتوں میں ہندؤوں کے ساتھ خلط ملط نہیں رہتا۔ کیا ہندو وکلاء و بیرسٹر ہندو ڈاکٹروں اور انجینیروں وغیرہ سے معاملات نہیں ہوتے۔ کیا یہی لیگ اور اسکے زعماء کونسلوں میں وغیرہ میں جاکر ساتھ ساتھ نشست و برخاست، پارٹی بندیاں، ٹی پارٹی اور لنچ بازی اور تمام

نام معاملات مودت و محبت و دوستی انجام نہیں دیتے۔ پھر سب کو حرام کیوں نہیں قرار دیتے۔ کیا آزادی ہندوستان اور غلامی کی زنجیروں سے خلاصی کیلئے ہمارا اجتماع ہی حرام ہے اور لیگ کیلئے ہر معاملہ خواہ کتنی ہی یگانگت کا کیوں نہ ہو سب حلال بلکہ واجب ہے؟

آپ کو جاننا چاہیے کہ کانگریس سے اور غیر مسلموں سے ساتھ جمعیۃ کا معاملہ موالاۃ اور دوستی، اور مناصرۃ اور اعانت یا استعانت کا نہیں ہے بلکہ اشتراک عمل کا ہے جیسے کسی ہندو کو دہلی جانا ہو اور کسی مسلمان کو بھی وہاں جانا ہو تو دونوں کو ضروری ہو کہ ایک ہی سڑک پر ایک ہی گاڑی میں ایک ہی اسٹیشن پر ایک ہی پلیٹ فارم سے ایک ہی کھڑکی سے ایک ہی قسم کا ٹکٹ لیکر روانہ ہوں اور اس مقصد اور راہ میں جن چیزوں کا کرنا اور جن چیزوں سے بچنا لازم ہو وہ دونوں عمل میں لائیں۔

اسی کو اشتراک عمل کہتے ہیں۔ یہ موالاۃ نہیں ہے سمجھئے کلام اللہ کا احترام کیجئے۔

...... کلام پاک کی مقدس آیتوں کو اپنی اغراض کا آلہ مت بنائیے۔

چون نگری ہمہ اہل دل گو کہ خطا است عمل شناس نہ دلبر اخطا اینجا است

یہ ایسا ہی ہے کہ اگر کسی گاؤں میں بھیڑیا لاگو ہو گیا ہو۔ کبھی ہندو کے بچہ کو اٹھا لے جاتا ہو اور کبھی مسلمان کے بچہ کو کبھی چمار کے بچہ کو کبھی سید کے بچہ کو کبھی غریب کے بچہ کو کبھی امیر کے بچہ کو، ایسے وقت میں سب گاؤں والے ملکر پنچایت کریں کہ اور گاؤں کی ناکہ بندی کی رائے پاس کر کے متفقہ طور پر بھیڑیے کو قتل کرنے اور گاؤں میں گھسنے سے روکنے کی تدبیریں عمل میں لائیں تو کیا کوئی ادنی سمجھ والا بھی اس کو ناجائز کہہ سکتا ہے۔ برطانوی سامراج بھیڑیے سے بھی زیادہ خونخوار درندہ ہے جو کہ اپنی شاہنشاہیت اور مستعمرانہ اغراض کیلئے ہندوستانیوں کا خون چوس رہا ہے اسکو نکالنا ہر ایک ہندوستانی

کا فرض اولین ہے۔ بلکہ مسلمان کا فرض سب سے زیادہ ہے۔ اسی کی بادشاہت کو برطانیہ نے برباد کیا ہے اور اسی کی برادری ہے جو فلسطین، ایران، عراق، ایران وغیرہ اسلامی ممالک میں بربادی جاری ہے اور جسقدر اس نے مسلمان کو برباد کیا ہے اسقدر ہندو کو نہیں کیا ہے مگر مسلمان تنہا اسکو نکال نہیں سکتا اسلئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ دوسروں کو ساتھ لیکر اس خونخوار درندہ کو ہندوستان سے نکالے اور جبتک نکال نہ دے آرام نہ لے۔

مشیت اللہ صاحب میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیجئے بغیر علم فقہ و تفسیر آیتوں کی تحریف نہ کیجئے۔ لیگ برطانوی جماعت ہے۔ برطانیہ کی اغراض کیلئے برطانوی رجعت پسندوں نے بنوائی ہے اور آج بھی وہ برطانیہ کی خدمات انجام دے رہی ہے اور برطانیہ ہر طرح اسکی سرپرستی کر رہی ہے۔ ہر قسم کے پروپیگنڈہ کی اسکو اجازت ہے۔ صرف ایک دہلی شہر سے نو دس اخباروں کے جاری کرنے نیز کاغذ وغیرہ کی سہولتیں دی گئیں ہیں جمعیۃ کو مسلم مجلس کو کانگریس کو مسلم نیشنلسٹ کو برطانیہ کی طرف سے ہر قسم کی رکاوٹیں ہیں۔ کیا یہی بات اور اسکی جیسی بیسیوں باتیں آپکی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی نہیں ہیں لیگ سے توبہ کیجئے اور جمعیۃ اور کانگریس میں داخل ہو کر سب سے بڑے دشمن اسلام کا ہندوستان سے خاتمہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم کو ہدایت نصیب کرے۔ ہم نے لیگ میں داخل ہو کر خوب جانچا ہے تب اس سے علیحدہ ہوئے ہیں

مراد ما نصیحت بود گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم

آپ کی تہذیب کے دائرہ سے نکلی ہوئی باتوں کا جواب ہم بے موقعہ دیکھتے ہیں اسلئے خوشی اختیار کرتے ہیں۔

محمد میاں عفی عنہ

از مولانا آزاد

ذیل کا مکتوب حضرت مولانا آزاد نے مشیت اللہ صاحب جیسے کسی سائل کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ جو زمزم اور مدینہ وغیرہ میں شائع ہوا تھا۔ ہم مشیت اللہ صاحب کے دو ورقہ کے جواب کیلئے بھی اسی کو کافی سمجھتے ہیں اور اس کو دوبارہ شائع کر رہے ہیں۔

محمد میاں عفی عنہ

حبی فی اللہ۔ خط پہنچا۔ یہ بات کہ مسلمان کانگریس یا کسی دوسری انجمن میں شریک ہوں یا نہ ہوں وقت کے مطالعہ اور احوال و ظروف کے مطالعہ پر موقوف ہے اور ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ اپنے طریق نظر و فکر کے مطابق کسی فیصلہ تک پہنچے لیکن اس سلسلہ میں خواہ مخواہ اسلامی تعلیم کو درمیان میں لانا اور آیات قرآنی کی کوشش کرنا صحیح طرز عمل نہ ہوگا۔ ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت پھر ایک وقتی اور عارضی حالت ہے۔ لیکن اسلام کی تعلیم وقتی نہیں ہے۔ وہ دائمی تعلیم ہے۔ اسے وقتی حالت کی بنا پر کھینچ تان کر محرف کرنا نہایت افسوسناک ہے۔

آپ نے قرآن کریم کی جس آیت کا حوالہ دیا ہے وہ اور اسکی تمام ہم معنی آیات احکام جنگ سے تعلق رکھتی ہیں۔ انھیں مسلمانوں کی زندگی کے دائمی احکام سے کوئی تعلق نہیں عرب کے اہل کتاب اور مشرک جب اسلام کے خلاف

برسرپیکار ہو گئے تو دو مقابل صفیں پیدا ہو گئیں ایک طرف مسلمان تھے دوسری طرف محارب مشرک اور یہود و نصاریٰ۔ پس حکم ہوا کہ جو شخص ہماری کیمپ سے تعلق رکھتا ہے اس کا دشمنوں کے کیمپ سے تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اگر رکھے گا تو دشمنوں ہی میں سے ہو جائیگا۔ چنانچہ سورۂ توبہ اور انفال کے تمام احکام اسی صورت حال سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا زمانۂ امن کے احکام سے تعلق نہیں ہے۔ اصل قرآنی تعلیم اس بارے میں وہی ہے جسے سورۂ ممتحنہ میں صاف صاف واضح کر دیا ہے۔ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (جو لوگ دین کے بارے میں تم سے جنگ کریں اور تم کو تمہارے وطن سے نکال دیں اور جو لوگ تم کو ملک بدر کرنا چاہیں، ان کی حمایت پر اتر آئیں۔ خدا تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے دوستی اور موالاۃ کرنے سے روکتا ہے اور جو شخص ایسے لوگوں سے موالاۃ کرے گا اس کا شمار ظالموں سے ہوگا۔

"اِنَّمَا" پر غور کیجئے یعنی جز این نیست کہ کذا و کذا۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہو گیا کہ موالاۃ کی نہی صرف ان غیر مسلموں سے تعلق رکھتی ہے جنہوں نے مسلمانوں سے دین کے بارے میں قتال کیا اور انہیں ہجرت پر مجبور کر دیا ہو ورنہ بصورت دیگر دنیوی معاملات میں ان سے تعاون اور اشتراک عمل ممنوع نہیں۔ مسلمان اپنے مصالح کے پیش نظر ایسا کر سکتے ہیں۔ خود آنحضرت صلعم کا طرز عمل اس بارے میں ہمارے سامنے ہے۔ آپ نے قریش مکہ کے خلاف اطراف مدینہ اور مدینہ کے غیر مسلم قبائل کے ساتھ اتحاد عمل کا معاہدہ کیا جو معاہدہ صحیفہ کے

م سے پکارا گیا اور اس میں یہ الفاظ لکھے کہ ہم اس مقصد میں متحد ہو کر اس طرح کام
یں کہ اُمّۃ واحدۃ نظر آئیں گے۔

جس قرآن کی آیت آپ نے نقل کی ہے۔ اسی قرآن کی سورہ توبہ میں یہ بھی
ہے کہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ الخ

ہندوستان میں ڈیڑھ سو برس سے برٹش حکومت قائم ہے۔ لوگ اس کی موالاۃ
تے ہیں۔ ان کے مقاصد و اعمال کی راہ میں اپنی ساری زندگیاں ختم کر دیتے
یں ان کے موالاۃ و تعاون میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانا چاہتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ برطانوی نصاری سے موالات کرتے ہوئے کبھی قرآن حکیم
کے احکام لوگوں کو یاد آئے تھے؟ یاد رہے کہ ان ڈیڑھ سو برسوں کے اندر برٹش
کومت تمام نظام اسلامی کو تہ و بالا کرتی رہی اور بارہا اسلامی حکومتوں کے
خلاف علانیہ صفوف جنگ آراستہ کیں۔ اسلامی رحمت و شفقت اور اخوۃ
سانی کا پیغام عام ہے۔ حاشا کہ اس کا دائرۂ نظر اس درجہ تنگ ہو جتنا
پ نے بنا رکھا ہے۔

میں ایک موٹی سی بات آپ کو بتلاتا ہوں۔ قرآن نے مسلمانوں کے لئے
جائز رکھا ہے کہ یہود و نصاری کی عورتوں سے ازدواج کریں۔ ازدواج کا رشتہ
حبت و مودت کا رشتہ ہے۔ اگر رشتہ سازگار ہو تو شوہر اپنی بیوی کا پرستار
ن کر رہے گا اور اس سے بڑھ کر دنیا کا کوئی علاقہ اسے محبوب نہ ہوگا۔ سوال
یہ ہے کہ اگر قرآن کے نزدیک کسی حال میں بھی یہ جائز نہ تھا کہ مسلمان غیر مسلموں سے
دنیوی علائق میں تعاون و اشتراک عمل کریں تو کیونکر ممکن تھا کہ وہ مسلمانوں کو
اس کی اجازت دیتا کہ اپنے دل کا اور گھر کی مالکہ ایک غیر مسلم کو بنا کر رکھیں؟ اور

اپنی دنیوی زندگی اس کے سپرد کردیں؟ اگر آپ کی رائے ہے کہ مسلمان ملک کی سیاسی جدوجہد میں غیر مسلموں کے ساتھ شریک نہ ہوں تو آپ ایسی رائے رکھ سکتے ہیں اور اپنے خیال کے مطابق اس کے وجوہ و مصالح بتا سکتے ہیں۔ لیکن لیکن خدا کیلئے قرآن حکیم کی آیتوں کو اس میں نہ لائیے۔ اور اس کے احکام کی تفسیر بالرائے کا بازیچہ نہ بنائیے يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ کا مطلب صرف یہی نہیں تھا کہ یہود اور نصاریٰ تورات و انجیل کے الفاظ میں تحریف کرتے تھے، بلکہ یہ بھی تھا کہ ان کے معانی کو الٹ پھیر کر کچھ سے کچھ بنا دیتے تھے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابو الکلام آزاد

ناظم جمعیۃ علماء ہند نے دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں طبع کرا کر دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند نے شائع کیا

ملنے کا پتہ

دفتر جمعیۃ علماء ہند گلی قاسم جان دہلی

ف۵ اس سے زیادہ واضح قرآن حکیم کی وہ آیت ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تیرے ماں باپ اپنی انتہائی کوشش اس میں صرف کرتے ہیں کہ تو خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک گردان لے تو اس بارے میں ان کی اطاعت مت کرو۔ اور ان کے ساتھ دنیا کے (باقی تعلقات) میں دستور کے مطابق برتاؤ کرو۔ جیسے اولاد اپنے ماں باپ کے ساتھ برتاؤ کیا کرتی ہے تلاوت کیجئے آیۂ کریمہ وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ ... نَا مَعْرُوْفًا۔ محمد میاں